Lesson # 155 (16-40)

Root Words

- انتبذت ← ن-ب-ذ ← الگ ہونا۔ تنہا ہونا۔ لوگوں سے ایک طرف ہو جانا
- سویا ← س-و-ی ← تندرست
- زکیا ← ز-ک-و ← نشوونما پانا۔ پھلنا پھولنا
  ز-ک-ی ← پاکیزہ۔ پاک کرنا
- مقضیا ← ق-ض-ی ← قاضی۔ قضا۔ فیصلہ کن کام ہو کر رہنا
- قصیا ← ق-ص-ی ← الگ۔ دور
  (مسجد اقصیٰ)
- المخاض ← م-خ-ض ← دردِ زہ۔ زچگی کی تکلیف
- جذع ← ج-ذ-ع ← تنا (stem)

- النخلۃ ← ن - خ - ل ← کھجور کا درخت
- مِتُّ ← م - و - ت ← موت
- سریا ← س - ر - ی ← بہتا ہوا چشمہ
- هزّی ← ھ - ز - ز ← ہلانا / تو ہلا
  (Order کا صیغہ)
- تُسٰقط ← س - ق - ط ← گرانا - گر پڑنا
- رُطَبًا ← ر - ط - ب ← تر و تازہ
- جنیا ← ج - ن - ی ← کھجوریں - تازہ چنے ہوئے میوے -
- النسیا ← ن - س - ی ← بھولنا
  ن - س - ی / ا - ن - س ← الانسان کا بھی یہی R.W ہے -
- فریا ← ف - ر - ی ← کاٹنے اور پھاڑنے (عربی زبان)
  (جس کام کے ظاہر ہونے میں غیر معمولی کاٹ چھانٹ ہو -)
  * جسمانی برائی کے اعتبار سے
  * زیادہ استعمال برائی کے معنی میں آتا ہے -
- صبیا ← ص - ب - و ← بچہ
  [صبیان ← جمع]
- واوصٰنی ← و - ص - ی ← وصیت کرنا
  دُمْتُ ← د - و - م ← دائم - دوام - ہمیشگی
- شقیا ← ش - ق - ی ← برا - بد بخت
  ش - ق - و ← برا - بد نصیب
- الحسرۃ ← ح - س - ر ← کسی کا ننگا ہو جانا (قیامت کا دن)
- لیرجعون ← ر - ج - ع ← لوٹنا

Tafseer

(16)

مریمؑ کا ذکر یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

• حضرت یحییٰ خاندان کے اعتبار سے عیسیٰؑ کے پیش رو ہے۔ ولادت کی نوعیت کے اعتبار سے دونوں میں مشابہت ہے۔ زکریاؑ کو بڑھاپے میں یحییٰ دیے اور مریمؑ کو عیسیٰ بغیر باپ کے عطا کیے۔

* دونوں کا ذکر ساتھ کیوں ہے؟

تاکہ نصاریٰ اپنی آنکھوں کو کھول لیں۔ حسب نسب کے لحاظ سے دو نبی آئے ہیں۔ تو ایک کو سولی پر کیوں چڑھا دیا؟ اور دوسرے کو نعوذ باللہ خدا بنایا۔ انہوں نے یہ فرق کیوں کر دیا۔ حسب، نسب اور تربیت دونوں کی مہد سے لحد تک same ہے۔ تو یہ فرق کیوں۔

(17)

مریمؑ کا ذکر یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

[آل عمران : 35-36]

[اذ قالت امرات ------]

ماں کے اللہ سے باتیں کرنا (مریمؑ کی ماں کا) وہ تیرے کاموں کیلئے آزاد ہوگا / ہوگی۔ اللہ کیلئے وقف کر دیا۔

* وانی اعیذھا بک من الشیطن الرجیم

↳ ہمیں یہ دعا کرنی چاہیے صرف بچے کو ہی نہیں بلکہ اس کی اولاد کو بھی تیری پناہ میں دیتے ہیں

• حضرت مریمؑ بہت عبادت گزار تھیں متقی اور پرہیزگار تھی اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت اچھے اخلاق اور کردار سے نوازا پر نبیہ نہیں تھیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمدؐ اس کتاب میں مریمؑ کا ذکر کرو۔
کس وقت کا ذکر؟ جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو گئی۔
• عورتوں کی عبادت کی جگہ ہیکل میں مشرقی سمت تھی۔
یہ حصہ عورتوں کی عبادت اور اعتکاف کیلئے مخصوص تھا۔
[اسی لیے نصاریٰ نے اپنا قبلہ مشرق کی سمت بنایا تھا کیونکہ
وہاں مریمؑ جایا کرتی تھی }
مریمؑ وہاں الگ ہو کر عبادت کرتی تھی۔
آل عمران: 37 (جب زکریاؑ نے پوچھا تھا مریمؑ سے تمہارے
پاس پھل کہاں سے آتے ہیں؟ تب وہ الگ ہو کر عبادت کرتی
تھی)

(17)

مریمؑ کی والدہ نے اپنی منت کے مطابق ان کو ہیکل میں عبادت کیلئے
بٹھا دیا تھا۔ قرعہ میں زکریاؑ کے نام مریمؑ کی کفالت نکلی تھی۔
اس زمانے میں اعتکاف کرنے والے پردہ لگا کر عبادت کرتے تھے
وہ پردہ ڈال کر ان سے چھپ بیٹھی تھی۔ اس حالت میں اللہ تعالیٰ
نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ اس نے پورے انسان کی شکل
لیکر وہ مریمؑ کے سامنے ظاہر ہوا۔
مفسرین کے مطابق
روح سے مراد جبرائیلؑ ہے۔ انہیں کامل انسانی کی شکل میں
مریمؑ کی طرف بھیجا گیا۔

(18)

مریمؑ بول اٹھی میں تیری بجائے رحمان کی پناہ میں آتی ہو
اگر تو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے۔
یہ بات سوچیں کی؟ آپ اعتکاف میں، خاموشی میں عبادت میں مصروف
ہے۔ ایسے ایک آدمی کا سامنے آنا۔ اس چیز نے مریمؑ کو حیران
اور گھبراہٹ میں مبتلا کر دیا۔

• مریم کا کردار بہت اعلیٰ تھا۔ انہوں نے بڑے وقار سے اس آدمی سے کہا اگر تجھ میں کچھ بھی خدا ترسی ہے (کوئی نیکی ہے) میں پناہ مانگتی ہوں تو میرے پاس سے کوئی بھی غلط معاملہ نہ کرے

• مریم نے دل میں انہیں ڈرایا کہ تقویٰ رب کا لحاظ ہے اگر ایسا ہے تو تجھ میرے ساتھ غلط نہ کرے گا۔

• دوسرا وہ خود شرم و حیا والی تھی

• انہوں نے دو واسطے دیئے رحمان کا اور تقوی کا۔

(19)

فرشتے نے جواب دیا میں تیرے رب کا بھیجا (رسول) ہوا ہوں۔ میں اس لیے بھیجا گیا ہوں تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا عطا کر دوں۔

[اللہ کہتا ہے ہم نے اپنی روح سے پھونک ماری]

Reference imp

+ (التحریم : 12)
ومریم ابنت ----
+ (الانبیاء : 91)

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے جبرائیلؑ کے ذریعے ان کے رحم میں عیسیٰؑ کی روح پھونک دیئے (جبرائیلؑ نے پھونک ماری)

(20)

مریمؑ سوال کرتی ہے۔ وہ تین باتیں کہتی ہے

1. میرے ہاں لڑکا پیدا کیسے ہو سکتا ہے۔ ~~مجھے کسی آدمی نے چھوا~~
2. مجھے کسی آدمی نے چھوا تک نہیں ہے
3. میں کوئی بدکار عورت نہیں ہوں۔

اس خبر سے وہ اور زیادہ حیران ہوتی ہے۔

(21)

جبرائیلؑ نے کہا ایسا ہی ہوگا۔ اگرچہ تیرا شوہر نہیں ہے تو بدکار عورت نہیں ہے۔

• اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ جب چاہے، جیسے چاہے کر سکتا ہے

(آل عمران :47)
قالت رب انی یکون لی ولد و لم - - - -

[وہ حیرت زدہ ہو کر اللہ سے مخاطب ہوتی ہے۔ تو دو باتیں مریم کو بتائی گئی۔ (1) اللہ تخلیق کرتا ہے جیسے وہ چاہتا ہے۔ (2) اور جب کوئی وہ فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ ہو جاتا ہے۔]

کنزیلٹ سے ذور کیلئے

• انسانی ہونا اور اللہ کیلئے یہ کرنا بہت آسان ہے۔
← اللہ نے انسان اور باقی ذریت کو 4 طرح سے پیدا کیا ہے:
~~عیسیٰ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا~~
~~بی بی حوا کو بغیر~~
(1) آدمؑ کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا
(2) بی بی حوا کو صرف مرد سے پیدا کیا
(3) باقی جتنی بھی ذریت آدم ہے ان کو ماں باپ کے بغیر پیدا کیا۔
(4) عیسیٰ بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔
• تخلیق انسانی کے یہ 4 طریقے اللہ تعالیٰ نے اختیار کیے ہیں کیوں اختیار کیے ہیں؟ تاکہ ہم اس کو لوگوں کیلئے نشانی بنادیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت بنادیں۔
• اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ کو اپنی قوم کیلئے رحمت بنایا تھا۔ ہر نبی اپنی قوم کیلئے ایک رحمت ہوتا ہے اور یہ کام ہو کر رہتا ہے۔ اللہ کا فیصلہ ہے جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ قطعی فیصلہ ہے۔

* مفسرین
جب جبرائیلؑ نے ان کو اللہ کا فیصلہ بتا دیا تو وہ راضی ہو گئی۔ یہ تو بڑی عجیب سی بات تھی۔ لیکن وہ راضی تھی۔
راجح (1) جبرائیلؑ نے ان کے قریب جا کر گریبان میں پھونک ماری
(2) ان کے دامن میں پھونک ماری
(3) ان کے منہ میں پھونک ماری۔

اس پھونک کا اثر یہ تھا کہ حمل اللہ کے حکم سے ٹھہر گیا۔

(22)

مریمؑ کو اس بچے کا حمل ٹھہر گیا۔ اُس حمل کو اٹھائے ہوئے وہ الگ جگہ چلی گئی۔

(23)

اب ان کو زچگی کی تکلیف ہوئی۔

اختلاف ہے مریمؑ کے حمل کی مدت کتنی تھی؟ مختلف رائے ہے:

- حمل اور پیدائش کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں تھا۔ حمل ہوا اور فوراً بچے کی ولادت ہو گئی۔
- جمہور کی رائے ہے مدت حمل ۹ ماہ تھی

* حمل کی مدت جو بھی ہو - روایات سے یہ بات سامنے آتی ہے جب وہ حاملہ ہو گئی تو لوگوں کے اندر چہ میگوئیوں کا ڈر ہوا تو وہ حمل کی وجہ سے لوگوں کی باتوں کی وجہ سے دور ایک بستی بیت لحم میں چلی گئی۔ بیت المقدس سے 8 میل دور تھی۔
اور ان کی ولادت کا وقت قریب آ گیا۔ تو درد کی شدت کی وجہ سے کھجور کے درخت کے قریب چلی گئی۔ تاکہ ولادت کے وقت اُس کا سہارا لے سکے۔

- زچگی کی تکلیف نے اسے کھجور کے درخت کے قریب پہنچا دیا۔
- وہ کہنے لگی کاش میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور میرا نام و نشان نہ رہتا۔ یہ کیوں کہا؟ مریمؑ اس وقت بہت پریشان تھی۔ درد کی تکلیف سے انہوں نے یہ الفاظ نہیں کہے۔ اصل وجہ یہ تھی حمل کو تو میں نے چھپا لیا اب بچے کو کیسے چھپاؤں گی۔ بچے کے ملنے پر لوگوں کو کیسے یقین دلاؤں گی کہ میں بدکار عورت نہیں ہوں۔

* ایک عابدہ زاہدہ عورت کیلئے یہ کتنی بڑی بات ہے کہ لوگوں کو کیسے بتائے۔

(24)

حضرت مریمؑ کو فرشتے نے یہ بشارت دی تو غم نہ کر تیرے رب نے
تیرے نیچے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

• مفسرین کہتے ہیں

لکھا ہے ← مریمؑ ایک ٹیلے پر تھی۔ اور جبرائیلؑ ٹیلے کے نیچے تھے۔
جب انہوں نے مریمؑ کی غم بھری پکار سنی۔ تو کہا تیرے نیچے تیرے
رب نے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

(25)

اور ہلاؤ اپنی طرف کھجور کے درخت کو۔ جب تم ہلاؤ گی تو
تیرے اوپر گر پڑے گی تر و تازہ کھجوریں۔
یعنی بی بی مریمؑ کو تسلی دے رہا ہے ایک طرف پانی ہے اور دوسری
طرف پھل ہے کھجور کا۔

(26)

پس تم کھاؤ کھجوریں اور پیو پانی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرو۔
بچے کو دیکھ دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرنا۔ کیونکہ پریشان
ہوتی ہے [اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک بن جائے، نیک بن جائے
اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوتی ہے }

* لیکن ان کو ڈر تھا کہ میں لوگوں کو کیا جواب دوں گی۔
← اگر تو دیکھے کسی آدمی کو تو کہہ دینا کہ میں نے نذر مانی ہے
رحمٰن کے لئے روزے کی۔ اس لئے میں آج کسی سے بھی بات نہیں کروں گی۔
بچے کے معاملے میں تجھے بولنے کی ضرورت نہیں ہے تو نے بولنا ہی نہیں
ہے۔ چپ کا روزہ رکھ لینا ہے۔

* بنی اسرائیل میں چپ کا روزہ رکھنا شریعت میں جائز تھا۔
* اب یہ تھا: اکیلا بچہ بغیر باپ کی اولاد معروف دنیا کے دستور کے
خلاف پیدا ہوا ہے تو کہا جا رہا ہے تم چپ کا روزہ رکھ لینا
کسی کو بالکل نہیں بولنا۔

* حضرت مریمؑ کو یہ حکم کیوں دیا گیا تھا ← جب جاہل سوال کریں

کو خاموش رہنا ہوتا ہے۔

- مریمؑ بچے کی پیدائش سے فارغ ہو چکی ہیں۔ نفاس سے فارغ ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بچہ کا تحفہ دیا ہے اور ان کا دل ٹھنڈا ہے۔

(27)

وہ گود میں عیسیٰؑ کو اٹھا کر اپنی قوم کے پاس آتی ہے۔ قوم کے لوگ بچے کو ان کی گود میں دیکھ کر حیرت اور غم کا اظہار کرتے ہیں۔ بہت برا کام لے کر آئی ہیں۔ لڑکی تو یہ کیا لے آئی۔ (28)

اے ہارون کی بہن! نہیں تھا تیرا باپ برا آدمی۔ ان کا کردار برا نہیں تھا۔ اور نہ تیری ماں بری عورت تھی۔

مفسرین کے مطابق ہارون:

(1) موسیٰؑ کے بھائی ہارون ہیں۔ مریمؑ ان کی نسل سے تھیں۔ مریمؑ ایک زاہدہ عابدہ عورت تھی۔ تو ہارون کا نام لے کر ان کو پکارا گیا۔

(2) اس نام کا ایک بھائی تھا ان کا۔ دنیا کے کاموں میں آگے تھا۔ تو قوم کو ان کا نام لے کر پکارا گیا۔ (صحیح احادیث سے بھی پتا چلتا ہے)

★ امام احمد بن نسائی ترمذی کی روایت

← مغیرہ بن شعبہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کے پاس بھیجا۔ انہوں نے کہا تم قرآن میں پڑھتے ہو ہارون کی بہن۔ حالانکہ موسیٰ عیسیٰ سے سینکڑوں سال پہلے ہوئے ہیں۔ واپس آکر انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے کہا تم نے ان سے کیوں نہیں کہا کہ لوگ اپنے بچوں کے نام انبیاء صالحین کے نام پر رکھتے تھے (یعنی ہارون مریم کے بھائی کا نام تھا)

اب قوم کے لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ تیرے ماں باپ تو اچھے لوگ تھے، نیک لوگ تھے۔

(29)

مریمؑ نے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ قوم کے لوگوں نے کہا ہم اس سے کیا
بات کریں جو جھولنے سے گود میں ایک بچہ ہے۔
(مریمؑ روزے سے ہے اور قوم کے لوگ بول رہے ہے اور بچہ قوم
کی ملامت دیکھ اور سن رہا ہے۔)

(30)

بچہ پکار اٹھا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ وہ اپنی پہچان
کروا رہا ہے۔ بے شک میں عجیب طریقے سے پیدا ہوا ہوں میں
ہوں اللہ کا بندہ۔ اس نے مجھے کتاب دی۔ ← انجیل۔
اور مجھے نبی بنایا۔

(31)

عیسیٰؑ بول اٹھتے ہے اور بڑے خوبصورت انداز میں اپنا تعارف کرواتے
ہے۔
مجھے بابرکت بنایا۔ اور نماز کا حکم دیا ہے اور زکوٰۃ کا جب تک
میں زندہ رہوں۔

(32)

اور میں اپنی والدہ کے ساتھ نیکی کرنے والا ہوں۔ اس کا حق
ادا کرنے والا بنایا۔ اور مجھے جبار سرکش بدبخت نہیں بنایا۔

(33)

جس دن میں پیدا ہوا (میری پیدائش) اور جس دن
میں وفات پاؤں اور جس دن دوبارہ زندہ کرکے اٹھایا جاؤں
گا اس دن پر سلامتی ہو۔ (عیسائی ان کو اللہ کا بیٹا کہتے ہیں نعوذباللہ)

★ حضرت عیسیٰؑ بول اٹھے ہے اور اپنی **9 صفات** کا ذکر کرتے ہیں
(1) عبداللہ کہا جب وہ دودھ پی رہے تھے۔ دودھ چھوڑ کر اپنی
بائیں کروٹ پر سہارا لیکر متوجہ ہوکر شہادت کی انگلی سے
اشارہ کرکے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں۔ (اللہ کا بیٹا نہیں)
(2) بچپن میں ہی کتاب دی } عام طور پر 40 سال کی عمر میں
(3) بچپن میں ہی نبوت عطا کی۔ } نبوت ملتی ہے

(4) (عیسیٰ) بابرکت بنایا جہاں بھی ہوں ۔ میں اللہ کی طرف سے ایک برکت ہوں ۔ میرا وجود اللہ کی برکت کی ایک کھلی نشانی ہے ۔ میں سراپا خیر اور برکت ہوں کیونکہ ان کے پاس شریعت، تورات بھی وہ نبی تھے ۔ مہربان ہیں ، وجود سے بھی جو کچھ بھی لوگ ان کا تو سب اس برکت سے فائدہ اٹھائے گے ۔

* [کتاب کا اور نبوت کا ملنا دلالت ہے ان کے وجود کی برکت کے ۔]

(5) نماز کا حکم
(6) زکوٰۃ کا حکم
← یہ تمام شریعت کی بنیاد ہے ۔ پچھلی امتوں میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے ۔

(نماز رب سے ، اور زکوٰۃ بندوں سے جوڑتی ہے)

(7) ماں کی فرمانبرداری (صرف ماں سے پیدا ہوئے تھے)
پیغمبر ہمارے لیے role model ہے وہ اپنے والدین کے فرمانبردار تھے ۔

(8) جبر ، نافرمان نہیں تھے (لوگ اتنی نعمتیں ملنے پر نافرمان بن جاتے ہیں)

(9) 3 موقعوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ ان اوقات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر سلامتی ہے ۔
یہ 3 موقعے بہت ناک اور وحشت ناک ہوتے ہیں ۔ انسان گھبراہٹ میں ہوتا ہے ۔

(34)

یہ ہے عیسیٰ مریمؑ کے بیٹے ۔ یہ وہ سچی بات ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں ۔

* [آل عمران : 59، 60]
ان مثل عیسیٰ ۔۔۔
↳ (آدمؑ تو بن ماں باپ کے پیدا ہوئے اور عیسیٰ بغیر باپ کے ۔ تو لوگوں نے ان کو خدا بنا لیا ۔ کیسی عجیب بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں)

• اہل مکہ بھی شرک کر رہے تھے ایک طرف ان کو یحییٰ کا قصہ بتایا گیا اور دوسری طرف عیسیٰ کا۔

(35)

اللہ کا کام نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنا بیٹا بنائے۔ پاک ہے وہ۔ وہ جس کام کا ارادہ کرتا ہے تو وہ کُن کہتا ہے اور وہ کام ہو جاتا ہے۔

یہ وہ ابتدائی آیات جو جعفرؓ نے عیسائیوں کو سنائی تھی پڑھ کر۔

• عیسیٰ اللہ کے بندے تھے۔ اللہ نے کسی کو اپنا بیٹا نہیں بنایا۔ اگر عیسیٰ کا وجود غیر معمولی طریقے سے دنیا میں آیا تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان کو خدائی میں شریک کر لیا جائے۔

• یہاں پر اللہ رب العزت کی ذات کا تعارف بھی ہے اور عیسیٰ اور یحییٰ معجزانہ طور پر پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ اصلاح کر رہا ہے کہ غلو نہیں کرنا چاہئے۔

(36) • پیغمبر نے توحید کی دعوت دی

عیسیٰ نے کہا تھا اللہ میرا رب بھی ہے اور تمہارا بھی ہے۔ تو تم اس کی عبادت کرو اور یہی سیدھا راستہ ہے۔ لیکن لوگ سیدھے راستے کی بجائے گمراہی کی طرف آنے لگے ہیں

آیت 36 کی وجہ (المریم) ★★

مفسرین کہتے ہیں

• یہ جملہ معترضہ ہے۔ یہ عیسیٰ کا کلام نہیں بلکہ اللہ کا کلام ہے۔ اور لفظ "ارا" کو توجہ دلائی گئی ہے کہ شرک نہ کریں۔ اور اہل قریش کو بھی بتایا گیا ہے کہ وہ شرک کو چھوڑ دیں۔

(37)

مختلف گروہ اختلاف کرنے لگے۔ عیسائیوں کے مختلف گروہ بن گئے۔ کسی نے عیسیٰ کو:

• ولد اللہ کا
• اللہ کا بیٹا کہا
• عقیدہ تثلیث کہا
جن لوگوں نے کفر کیا ان کیلئے بڑا دن بڑا سخت ہے جنہوں نے کفر کیا ان کیلئے بڑا دن تباہی ہے۔ قیامت کا دن تباہی کفر کرنے والوں کیلئے۔

38

پلٹ دلایا جا رہا ہے۔ تعجب کا اظہار کیا جا رہا ہے دنیا میں دیکھنے سے اندھے اور سننے سے بہرے رہے لیکن آخرت میں کیا خوب دیکھنے اور سننے والے ہیں۔ لیکن افسوس آخرت میں دیکھنا اور سننا کسی کام کا۔
آج کے دن یہ ظالم کھلی گمراہی میں ہے آج کے دن یہ ظالم ہدایت نہیں حاصل کر سکتے۔

39

ان کو ڈرائیے یوم حسرت سے۔ نبیؐ کو مخاطب کرکے کہا جا رہا ہے ان کو ڈرائیے جس دن سب لوگ حسرت کر رہے ہوں گے۔ گناہ گار اپنے گناہوں کو یاد کر کے روئے گے ہم نے گناہ کیوں کیے۔ اور نیک آدمی یہ سوچ کر روئے گے کہ انہوں نے اور زیادہ نیک کام کیوں نہیں کیے۔ انسان کے سامنے وقت اور گھڑیاں سامنے لائے جائے گی۔
• قیامت کا ایک نام یوم الحسرت ہے
اس دن فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اہل جہنم کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور اہل جنت کو جنت

* حدیث (فیصلے ہونے کے متعلق)
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائے گے تو موت کو لایا جائے گا جو سفید اور سیاہ رنگ کے مینڈھے کی

حاضر ہوگی۔ اسے جنت جہنم کے درمیان کھڑا کر دیا جائے گا۔ پھر
کہا جائے گا اے اہل جنت کیا تم لوگ اسے پہچانتے ہو۔ تو وہ لوگ
گردن اٹھا کر دیکھیں گے ہاں یہ موت ہے۔ اور اسے تمام جنتی
دیکھیں گے۔ پھر پکارا جائے گا اے اہل جہنم کیا تم لوگ اسے
پہچانتے ہو۔ تو وہ لوگ بھی گردن اٹھا کر دیکھیں گے اور کہیں گے
ہاں یہ موت ہے۔ اور اسے جب تمام جہنمی دیکھیں گے تو حکم
دیا جائے گا اسے ذبح کر دیا جائے گا۔ اور کہا جائے گا اہل جنت
ہمیشہ کیلئے یہاں رہو اور تمہیں موت نہیں آئے گی اور
اے اہل جہنم ہمیشہ کیلئے یہاں رہو اور تمہیں موت نہیں آئے گی
پھر رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی (39) اور آخر
تک پڑھی۔ اور ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا دنیا والے غفلت
میں ہے

ہمیں غفلت کی نیند سے بیدار ہونا چاہیے۔ اور ایمان لانا
چاہیے اور عمل صالح کرنا چاہیے

(۴۰)

آخرکار ہم ہی زمین اور اس کی ساری چیزوں کے وارث ہوں گے اور
سب ہماری طرف ہی پلٹائے جائیں گے۔ (یہاں پر یہ تقریر ختم ہو جاتی
ہے جو عیسائیوں کو سنانے کیلئے تھی)
اس تقریر کی اہمیت کا اندازہ کریں ← مکہ کے مظلوم مسلمان
جب عیسائی سلطنت میں پناہ لینے کیلئے جا رہے ہیں تو وہاں پر یہ
تقریر سناتی ہے۔ کافروں کی قوت بازو ہے۔ اہل مکہ کی دولت ہے
اور مسلمان کمزور ہے۔ لیکن یہی مسلمان اور ان کی قوت آسمانی
کہ کھڑے ہو کر یہ تقریر سناتے ہیں۔ اور end تقریر کا یہاں ہوا
ہے کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہے ہم ہی زمین کے وارث ہے۔ یعنی یہ جتنے
بھی چھوٹے بادشاہ، سردار ہے ہمیشہ کی بادشاہت تھوڑی ہے ان کے
پاس۔ زمین کے ہم وارث ہے اور اس کی ساری چیزوں

ہم مت بھولیں کہ اسی بادشاہ (اللہ رب العزت) کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔

• یہ آیت دنیا کی حقیقت اور آخرت کی سچائی ہمارے سامنے کھولتی ہے۔ توحید کا عقیدہ سکھاتی ہے اور عقیدہ آخرت ہمارے دلوں میں قبول کرواتی ہے۔ اور ہمیں یہ بات سمجھاتی ہے کہ اے انسانوں مت بھولو اس بات کو کہ زمین اور زمین کی تمام دولت اللہ کی ہے۔ اور رب اللہ وارث ہے اور اللہ کے پاس لوگ واپس ہوں گے تو اس وقت نہ کوئی سفارش کر سکے گا اور نہ کوئی کسی کی مدد کر سکے گا نہ کام آئے گا کام آئے گا ایمان اور عمل صالح۔